سوال

میں نے سنا ہے کہ جب آدمی سویا ہوا فجر کی اذان سن کر اپنی کروٹ بدل کر سو جائے تو اس کا عمل ایسے ہے کہ گویا اس نے شرک کیا، کیا یہ صحیح حدیث میں ثابت ہے اور آپ سے درخواست ہے کہ ہمیں شرک کی اقسام سے آگاہ فرمائیں۔

جواب

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ایسی کوئی حدیث ہمارے علم میں نہیں ہے کہ جو آدمی فجر کی اذان سن کر کروٹ بدل کر سو جائے اس نے شرک کیا، لیکن نماز نہ پڑھنا یا اس کی ادائیگی میں سستی کرنا بہت بڑا جرم ہے، بلکہ جو شخص اس بات کا اقرار کرتا ہے کہ نماز واجب ہے لیکن نماز پڑھتا نہیں ہے، ایسا آدمی یقینا فاسق وفاجر اور کبیرہ گناہ کا ارتکاب کرنے والا ہے اور بعض علماء نے ایسے شخص کو کافر بھی قرار دیا ہے، مالکی اور شافعی علماء کرام فرماتے ہیں کہ ایسے شخص کو نماز پڑھنے کا کہا جائے گا، اور ڈرایا جائے گا کہ اگر تو نے نماز نہ پڑھی تو ہم تجھے قتل کر دیں گے، تین دن تک اس کے ساتھ یہ رویہ اختیار کیا جائے گا کہ ہر نماز کے وقت اسے نماز کا کہا جائے گا اور نہ پڑھنے پر قتل کی دھمکی دی جائے گی، اگر پھر بھی وہ نماز نہیں پڑھتا تو اسے قتل کر دیا جائے گا۔ (المغنی: جلد نمبر 2، صفحہ نمبر: 329-330).

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

إِنَّ بَيْنَ الرَّجُلِ وَبَيْنَ الشِّرْكِ وَالْكُفْرِ تَرْكَ الصَّلَاة (صحیح مسلم، الإیمان: 82).

یقینا آدمی اور شرک، کفر کے درمیان فرق کرنے والی چیز نماز ہے۔

عبداللہ بن شقیق رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كَانَ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرَوْنَ شَيْئًا مِنَ الْأَعْمَالِ تَرْكُهُ كُفْرٌ غَيْرَ الصَّلَاةِ (سنن ترمذي، الإيمان: 2622)(صحیح).

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نماز کے علاوہ کسی عمل کے نہ کرنے پر کفر کا فتوی نہیں لگاتے تھے۔

بے نمازی کو قتل کرنے کی دلیل ارشاد باری تعالی ہے:

فَإِذَا انْسَلَخَ الْأَشْهُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ وَخُذُوهُمْ وَاحْصُرُوهُمْ وَاقْعُدُوا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ فَإِنْ تَابُوا وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ فَخَلُّوا سَبِيلَهُمْ (التوبۃ: 5).

پس جب حرمت والے مہینے نکل جائیں تو ان مشرکوں کو جہاں پاؤ قتل کرو اور انہیں پکڑو اور انہیں گھیرو اور ان کے لیے ہر گھات کی جگہ بیٹھو، پھر اگر وہ توبہ کر لیں اور نماز قائم کریں زکاۃ ادا کریں تو ان کا راستہ چھوڑ دو۔

مندرجہ بالا آیت میں اللہ تعالی نے مشرکوں کو قتل کرنے کا حکم دیا ہے اور ذکر کیا ہے کہ اگر وہ توبہ کر لیں تو پھر قتل سے بچ سکتے ہیں، اور توبہ اسلام قبول کرنے، نماز پڑھنے اور زکاۃ ادا کرنے کے ساتھ ہوگی، اگر وہ نماز نہیں پڑھتا تو اس نے صحیح طریقے سے توبہ نہیں کی اور قتل سے بچنے کی شرط کو پورا نہیں کیا لہذا اسے قتل کیا جائے گا۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ اس حوالے سے رقمطراز ہیں:

اگر کوئی شخص نماز کا اقرار اور اس کی فرضیت کا اعتقاد رکھتا ہے تو یہ ممکن ہی نہیں کہ وہ قتل ہونے تک ترک نماز پر اصرار کرے، اسلامی تاریخ میں ایسا واقعہ کبھی پیش نہیں آیا، یعنی ایسا کبھی نہیں ہوا کہ کسی شخص کو کہا جائے کہ اگر تم نے نماز ادا نہ کی تو تمہیں قتل کر دیا جائیگا، اور وہ نماز کی فرضیت کا اعتقاد رکھتے ہوئے ترک نماز پر اصرار کرے، ایسا اسلامی تاریخ میں کبھی نہیں ہوا۔ جب کوئی شخص اس حد تک چلا جائے کہ اسے قتل کر دیا جانا منظور ہو لیکن نماز پڑھنا منظور نہیں، تو وہ حقیقت میں باطنی طور پر نماز کی فرضیت کو مانتا ہی نہیں ہے اور اس کے کافر ہونے پر مسلمانوں کا اتفاق ہے۔ اور اس حوالہ سے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کے متعدد آثار موجود ہیں۔ (بتصرف یسیر)

(مجموع الفتاوی از ابن تیمیہ، جلد نمبر: 22، صفحہ نمبر: 47-49)

شرک اور اس کی اقسام:

اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس کی عبادت، افعال اور اسماء وصفات میں کسی کو شریک بنانا شرک ہے۔

عبادت میں شرک:

کسی ولی یا بزرگ کو مصیبت کے وقت پکارنا، جیسے یا علی مدد، یا غوث پاک مدد وغیرہ کہنا شرک ہے؛ کیوں کہ مصیبت زدوں کی مدد کرنے والا صرف اللہ ہے۔ کسی پیر یا ولی کے نام پر جانور ذبح کرنا بھی شرک ہے، کسی بزرگ کے دربار پر جا کر اس کی عبادت بجالاتے ہوئے رکوع و سجود کرنا شرک ہے؛ کیوں کہ ذبح کرنا اور رکوع و سجود کرنا عبادت ہے، اور عبادت کا مستحق صرف اللہ تعالیٰ ہے، اسی طرح کسی بھی عبادت کو غیر اللہ کے لیے کرنا شرک ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَإِن يَمْسَسْكَ اللَّهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا هُوَ وَإِن يَمْسَسْكَ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ (الأنعام: 17).

اور اگر اللہ تجھے کوئی تکلیف پہنچائے تو اس کے سوا کوئی اسے دور کرنے والا نہیں اور اگر وہ تجھے کوئی بھلائی پہنچائے تو وہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے۔

اور فرمایا:

قُلْ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ (الأنعام: 162-163).

کہہ دو! بے شک میری نماز اور میری قربانی اور میری زندگی اور میری موت اللہ کے لیے ہے، جو جہانوں کا رب ہے، اس کا کوئی شریک نہیں۔

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

لَعَنَ اللهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللهِ (صحیح مسلم، الأضاحی: 1978).

ایسے شخص پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے جو غیر اللہ کے نام پر ذبح کرتا ہے۔

افعال میں شرک:

یہ نظریہ رکھنا کہ فلاں پیر صاحب آندھی باندھ دیتے ہیں، شرک ہے، کسی بزرگ کے بارے میں یہ عقیدہ رکھنا کہ وہ اولاد دیتا ہے، یا رزق دینے والا ہے شرک ہے کیونکہ اولاد عطا کرنے والا رزق دینے والا صرف اور صرف اللہ ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

لِلَّهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ يَهَبُ لِمَنْ يَشَاءُ إِنَاثًا وَيَهَبُ لِمَنْ يَشَاءُ الذُّكُورَ أَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَإِنَاثًا وَيَجْعَلُ مَن يَشَاءُ عَقِيمًا إِنَّهُ عَلِيمٌ قَدِيرٌ (الشوری: 49-50).

آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اللہ ہی کی ہے، وہ پیدا کرتا ہے جو چاہتا ہے، جسے چاہتا ہے بیٹیاں عطا کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے بیٹے عطا کرتا ہے یا انہیں ملا کر بیٹے اور بیٹیاں عطا کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے بانجھ کر دیتا ہے، یقیناً وہ سب کچھ جاننے والا ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔

اور فرمایا:

إِنَّ اللَّهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِينُ (الذاریات: 58).

بے شک اللہ ہی بے حد رزق دینے والا، طاقت والا، نہایت مضبوط ہے"۔

اسماء وصفات میں شرک:

اللہ تعالیٰ کے اچھے اچھے نام ہیں، جیسے: الرحمن، الکریم، السمیع، اللطیف وغیرہ، ہر نام میں صفتی معنی بھی پائے جاتے ہیں، جیسے: الرحمن اللہ تعالیٰ کی صفت رحمت پر دلالت کرتا ہے، الغفور اللہ تعالیٰ کا نام ہے، اس میں اللہ تعالیٰ کی صفت "بخشنے والا" کا ذکر ہے، اسی طرح اللہ تعالیٰ کا ہر نام صفت پر بھی مشتمل ہوتا ہے۔

جو نام اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہیں ویسا کسی کا نام رکھنا شرک ہے، ایسے ہی جو صفت صرف اللہ تعالیٰ کی ہے اگر کوئی انسان ویسی ہی صفت کسی مخلوق میں ثابت کرے تو یہ بھی شرک ہے۔ جیسے: کسی نیک آدمی کے بارے میں یہ نظریہ رکھنا کہ وہ غیب جانتا ہے، شرک ہے۔ فلاں پیر صاحب ہر وقت ہر کسی کی سنتے ہیں، شرک ہے۔ کسی کو گنج بخش، داتا، غریب نواز کہنا شرک ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

قل لَّا يَعْلَمُ مَن فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ الْغَيْبَ إِلَّا اللَّهُ وَمَا يَشْعُرُونَ أَيَّانَ يُبْعَثُونَ (النمل: 65).

کہہ دے اللہ کے سوا آسمانوں اور زمین میں جو بھی ہے غیب نہیں جانتا اور وہ شعور نہیں رکھتے کہ کب اٹھائے جائیں گے۔

اور فرمایا:

لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ (الشوری: 11).

اس کی مثل کوئی چیز نہیں اور وہی سب کچھ سننے والا، سب کچھ دیکھنے والا ہے۔

تفصیل کے ساتھ شرک کا معنی و مفہوم جاننے کے لیے شیخ الحدیث مولانا عبداللہ ناصر رحمانی صاحب حفظہ اللہ تعالی کی کتاب ''توحید اور شرکیہ امور کا تفصیلی بیان'' کا مطالعہ بے حد مفید رہے گا۔

واللہ أعلم بالصواب